حب صحابہؓ رحمت اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بغض صحابہؓ لعنت اللہ

ارا کین سینیٹ ، ممبران قومی وصوبائی اسمبلی ، علماء ، وکلاء ، صحافی
دانشوروں اور سیاستدانوں سے خصوصاً اور پاکستانی مسلمانوں کیلئے عموماً

لمحۂ فکریہ

پاکستانی رشدیوں کی بارگاہ رسالتؐ ، ازواج مطہراتؓ
اور اصحاب رسولؐ کی شان میں گستاخانہ ہفوات کی ایک جھلک

پھر نہ کہنا! ہمیں خبر نہ ہوئی

مؤلف : مولانا محمد اعظم طارق

چیلنج

کتابچہ میں دیا گیا کوئی بھی حوالہ غلط ثابت کرنیوالے
کو دس ہزار روپیہ فی حوالہ انعام دیا جائے گا ۔

منقبت خلفائے راشدین

شاعر اسلام برق

اپنا جواب آپ تھے صدیق نامدار — معمورۂ صدیقیت کا اعلیٰ شاہکار
بعد از نبی رسولؐ کی امت کے پاسدار — تھے ناشرِ قرآن نبوت کے یارِ غار
صلۂ وفا کا دیکھئے اعزاز ہمیشکار
ابدی سکون پا گئے بہ پہلوئے مزار
میزانِ امتیاز پر ڈالیں اگر نظر — جھکتے ہوئے پلڑوں پہ ہیں فاروقؓ جلوہ گر
کردارِ شخصیت کا تابدار وہ گہر — اقدارِ تشخص کا ہے یہ قصۂ مختصر
پیدا تو ہوئے یوں بھی فلاطون سے بشر
لیکن نہ کوئی ماں نے جنا ثانیٔ عمرؓ
لاثانی حیادار تھے رفقائے نبیؐ میں — خاتم بھی کاسہ لیس تھا دربارِ غنیؓ میں
یہ جوہرِ کردار نہاں تھا نہ کسی میں — ملکوت کے اوصاف تھے عثمانِ غنیؓ میں
تحریصِ منصبی نہ تھی ایماں کے دھنی میں
سر راہِ حق میں دے دیا تھا تشنہ لبی میں
جو محفلِ اصحابؓ کی زینت نہ ہوں علیؓ — سونی ہے اک رفیق بنا محفلِ نبیؐ
جھرمٹ میں ستاروں کے مثلِ چاند ہیں نبیؐ — ملتی ہے جن کے فیض سے ستاروں کو روشنی
یوں تو نبیؐ کے بے شمار جاں نثار ہیں
لیکن عزیز جان یہی چار یار ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

(از محترم جناب صلاح الدین صاحب مدیر اعلیٰ ہفت روزہ تکبیر)

مسلمانوں میں گروہ بندی کا آغاز اختلاف عقائد کی بنا پر نہیں شخصیات کی افضلیت میں اختلاف کی بنا پر ہوا یہ مسئلہ جو رحلت نبوی کے فوراً بعد نمودار ہوا، خلافت راشدہ کے آخری زمانے تک اپنے عروج کو جا پہنچا۔ تاہم نہ صرف اس وقت تک بلکہ اس کے بعد بھی ایک طویل مدت تک تمام مسلمانوں کے عقائد بالکل یکساں رہے لیکن بعد کے ادوار میں یہ سیاسی اختلاف، مذہبی رنگ اختیار کر کے عقائد کے اختلاف تک جا پہنچا جس کے سبب آج مسلمان کہلانے والوں میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو کلمہ، قرآن، اذان، نماز روزہ اور زکوٰۃ سے لے کر نظام تعزیرات اور نکاح و طلاق کے قوانین تک ہر معاملے میں امت کے سواد اعظم سے مختلف ہیں۔ رواداری کا جو مزاج اسلام بناتا ہے اس کی بنا پر سواد اعظم نے ان فرقوں کے ساتھ ہمیشہ کشادہ دلی کا سلوک کیا ہے لیکن یہ امر انتہائی تکلیف دہ ہے کہ اس کے باوجود ان میں سے بعض کی جانب سے "عقیدۂ تبرا" کے نام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام اور امہات المومنین کو جن کو اللہ دنیا ہی میں اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا کر چکا ہے، کھلی گالیاں دی جاتی ہیں اور ان مقدس ہستیوں پر رکیک الزامات عائد کئے جاتے ہیں یقیناً یہ ایسا گھناؤنا اور اشتعال انگیز عمل ہے جسے کوئی بھی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ حدیث

نبوی کے مطابق اس کے ایمان کا تقاضا ہے کہ برائی کو دیکھے تو ہاتھ سے مٹا دے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کے خلاف احتجاج کرے اور اگر اس کی سکت بھی نہ رکھتا ہو تو کم از کم دل میں اس پر اذیت محسوس کرے کیونکہ اس کے بعد ایمان کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کوئی صاحب ایمان اس صورت حال کو ٹھنڈے پیٹوں بہر حال برداشت نہیں کرسکتا

زیر نظر پمفلٹ بھی اسی ایمانی حمیت کا عملی اظہار ہے اس کے مؤلف جناب اعظم طارق صاحب نے اس میں بے شمار کتابوں میں سے چند منتخب اقتباسات جمع کر دیئے ہیں جن میں صحابہ کرامؓ کی شان میں کھلی گستاخیاں کی گئی ہیں اور جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلانے والی مسلمانوں کی اس عظیم مملکت میں بلا روک ٹوک شائع ہو رہی ہیں۔

کوئی بھی مہذب معاشرہ اپنی مقدس ہستیوں کو گالیاں دینے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر کسی کی طرف سے عقیدے کے نام پر تبرا کی آزادی مانگی جاتی ہے تو یہ صریحاً اشتعال انگیزی ہے۔ جو لوگ اس عقیدے کے حامل ہیں وہ خود بھی یقیناً ایسے کسی مطالبے کا کوئی معقول جواز پیش نہیں کر سکتے۔ ان سے اُمت مسلمہ کے سواد اعظم کے اختلافات کا بنیادی سبب، صدیوں سے تحریری اور زبانی طور پر جاری ان کا یہی مکروہ عمل ہے۔ اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ اس سے دستبردار ہو جائیں تو بلاشبہ فساد کی جڑ ختم ہو جائے گی۔ اس مختصر پمفلٹ میں شامل اقتباسات دراصل ان حضرات کے لئے ایک سوال ہیں کہ آخر اس قطعی غیر شریفانہ بلکہ رذالت پر مبنی عمل کا ان کے پاس کیا جواز ہے اور اگر عام مسلمان اپنی غیرت ایمانی کی بنا پر اس حرکت پر ان کے خلاف کوئی اقدام کریں تو اسے کس بنیاد پر غلط قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس معاملے میں حکومت پاکستان کی روش بھی بہت سے سوالات پیدا کرتی ہے۔ ایک طرف تو اس کی حساسیت کا یہ حال ہے کہ جب ایک جریدے میں سلمان رشدی کے جرم کو بے نقاب کرنے کے لئے اس کی شیطانی کتاب کی مذمت میں لکھے جانے والے مضمون میں کتاب کے چند اقتباسات شامل کر دیئے گئے تو اس کے انتہائی ذمہ دار افراد اور ذرائع ابلاغ نے اس جریدے ہی کو اصل مجرم قرار دینے کے لئے آسمان سر پر اٹھا لیا اور اس کے خلاف ہر ممکن کارروائی کر ڈالی گئی لیکن دوسری طرف اس کے تجاہل عارفانہ کا عالم یہ ہے کہ اس نے صریحاً صحابہ کرامؓ کی توہین کی نیت سے لکھی جانے والی ان کتابوں کو اشاعت کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ وہ نہ ان پر پابندی لگاتی ہے نہ ان کے لکھنے والوں کو اسلام کی مقدس ہستیوں پر بے بنیاد تہمت تراشیوں کے جرم میں مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دلانے کا اہتمام کرتی ہے۔

آپ کی خدمت میں یہ پمفلٹ جس مقصد کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حیثیت اور مقام دیا ہے اس کے مطابق اپنے اثرات کا مکمل استعمال کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کی توہین پر مبنی اس مکروہ عمل کے فوری سدباب کے لئے ہر ممکن اقدام کیجئے کہ یہ آپ کے ایمان کا تقاضا ہے اور روزِ محشر رسولِ خداؐ آپ سے بھی یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جب دنیا میں ناموس رسالت کو لوٹا جا رہا تھا تو آپ نے اسے بچانے کے لئے کیا کیا؟

محمد صلاح الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از شہید ناموس صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگویؒ (قائد انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ماہتاب رسالت کے چمکتے ہوئے ستارے ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کی عظمتوں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین ہیں۔ صحابہ کرام درحقیقت قرآن کریم اور اس پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر عمل کے محافظ ہیں۔ یہودیوں کے ایجنٹوں اور دشمنان اسلام نے ہمیشہ صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنے اور ان پر الزامات لگانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی کیونکہ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ہی قرآن وسنت کے پیکر اور اس کے امین و محافظ ہیں اگر ان کی عظمتوں اور رفعتوں کو کم کر دیا جائے تو اسلام کی ساری عمارت ڈھے جائے گی یہودیوں کے ایجنٹوں نے ایک مسلسل اور مرتب کوشش کے ذریعہ صحابہؓ کی عظمت کے دامن کو تار تار کرنے کے لئے کتابوں اور لٹریچروں کا سہارا لیا ہے۔ مولانا اعظم طارق جو ایک انتہائی مخلص نوجوان عالم باعمل ہیں انہوں نے بعض دریدہ دہنوں کی کتابوں کے اقتباسات جمع کئے ہیں جن کو پڑھکر کوئی مسلمان بھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ میں مولانا اعظم طارق کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کرنے کی ایک منصفانہ کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

میں نے یہ کتابچہ مرتب کیوں کیا؟ عرضِ مؤلف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد ۔

اگر کچھ عرصہ قبل بدنامِ زمانہ دریدہ دہن و بد زبان رشدی کی ناپاک جسارت کے خلاف عالمِ اسلام نے بالعموم اور پاکستان کے علماء، سیاستدان، دانشور، وکلاء، طلباء اور صحافی حضرات نے بالخصوص صدائے احتجاج بلند کر کے دینی حمیت وغیرت اور مذہبی بیداری کا ثبوت نہ دیا ہوتا تو شاید میں ایک طویل عرصہ تک اپنی قوم کے مخصوص روادارانہ مزاج اور حکومت کی مجرمانہ معنی خیز خاموشی کی بناء پر اس اہم مسئلہ کی طرف آپ کو دعوتِ فکر دینے کی کوشش نہ کرتا۔

لیکن اب میں امید کرتا ہوں کہ جو قوم شیطان رشدی کے خلاف سراپا احتجاج ہی نہیں بلکہ سربکف ہو کر میدان میں نکل آنے کا مظاہرہ کر چکی ہے وہ یقیناً پاکستان کی سرزمین پر موجود ان بدبودار گندے کیڑوں کا بھی نوٹس لے گی جن کی زبان وقلم سے نکلنے والا مواد ملعون رشدی سے کہیں زیادہ بدبودار اور گندہ ہے۔ لیکن ان گندگی کے ڈھیروں کو تقیہ کی چادر اوڑھا کر مارکیٹوں اور بک اسٹالوں کی زینت بنا دیا جاتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ عشقِ مصطفیٰ اور حبِ اہلِ بیت واصحابِ رسول سے سرشار مسلمان اس تبرا باز ٹولہ کا نہ صرف محاسبہ کریں گے بلکہ قادیانیوں کی طرح اس گروہ کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے اپنا قانونی، مذہبی اور اخلاقی فریضہ بھی ادا کریں گے۔

میں نے اس کتابچہ میں سرِدست ڈیڑھ درجن سے زائد پاکستان میں شائع

ہونیوالی اور کچھ ایران سے شائع ہو کر پاکستان میں سرِعام فروخت ہونیوالی کتب کے چیدہ چیدہ حوالہ جات نہایت ذمہ داری کے ساتھ حرف بہ حرف نقل کئے ہیں چند مقامات پر طویل عبارات کے اہم اہم اجزاء اس انداز میں پیش کئے ہیں کہ پورا واقعہ بھی سامنے آجائے اور طوالت بھی نہ ہو۔

امید ہے کہ محقق اور فاضل حضرات کو دشواری اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

آخر میں میں بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ رب العالمین اس کتابچہ کو ترتیب دینے کے مقصد میں کامیابی نصیب فرمائے اور اُمّتِ مسلمہ کو تقیہ کی اوٹ میں گھات لگائے ہوئے تبرّا باز دشمن سے محفوظ رکھے اور ان تمام حضرات کو جنہوں نے اس کتابچہ کی تدوین و ترتیب اور نشر و اشاعت کے سلسلہ میں دامے درمے سخنے تعاون فرمایا ہے۔ دارین کی سعادتوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد اعظم طارق

خطیب جامعہ صدیق اکبر متصل محمدی (ناگن) چورنگی

ناظم آباد کراچی

عبارتِ مُغلظہ از کتاب چراغ مصطفوی اور شرارِ بولہبی
حصہ اول مصنف اشتیاق کاظمی ناشر جامعہ زینبیہ بخاری مارکیٹ وحدت کالونی لاہور

مذہب شیطان کو پہلے قبول کرنیوالے ابوبکر ہیں

عبارت : شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا چیمپیئن اول جناب حضرت ابوبکر ہیں ص ۱۸

ہمارے پاس ابوہریرہ جیسے راویوں کیلئے لعنت و تبرا ہے

عبارت : میرے ایسے بھائیوں کو ایسا اللہ مبارک ہو اور ایسے ابوہریرہ جیسے راوی بھی مبارک ہوں ہمارے لئے ان جیسے راویوں کے لئے لعنت و تبرا کے سوا کچھ نہیں ہے ص ۲۰

ابوبکر بدّھو کا بدّھو تھا

عبارت : حالانکہ ابوبکر خود بھی جانتا تھا کہ میں بدھو کا بدھو خلافت کے اہل نہیں ۔ ص ۴۲

صحابیت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی

عبارت : کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں جو رسول کریم کو اذیت پہنچائے اور پھر رسول کریم پر اتری ہوئی کتاب کو جلانے کا آرڈر دے دے ۔ صرف اپنی بادشاہت کے بل بوتے پرستی لوگ ان لوگوں کے لیے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے صحابی کا لیبل چمٹا دیتے ہیں لیکن صحابی کی سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے

دے گی کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے   ص ۳۲۰،۳۱

لعنتی خلفاء (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان)

عبارت: خدا جانے مسلمانوں نے علیؑ کو چوتھی جگہ کیسے تسلیم کر لیا۔ ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ علیؑ کو ان جیسے "لعنتی خلفاء" کے درمیان میں سے نکال کر کوئی اور ان جیسا رکھ لیجئے گا   ص ۱۵

عمر صاحب بارگاہ خداوندی سے آپ خارج شدہ

عبارت: عمر صاحب یہ کیا ہوا آپ نے تو حضرت ابوبکر کی خوشامد کرکے انہیں خلیفہ بنایا تھا تاکہ بعد میں میرا راستہ بالکل ہموار ہو جائے لیکن ابوبکر تو کہہ رہے ہیں کہ میں ناراض ہوں کہ انہوں نے مجھے خلافت کے چکر میں پھنسوا دیا۔ عمر صاحب یہ تو وہی بات ہوئی نا

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

بارگاہ خداوندی میں سے پہلے آپ خارج شدہ کیونکہ ہر بدعت میں آگے جناب عمر تھے۔   ص ۴۳

ابوبکر ملعون

عبارت: لیکن یہ بات چلتی آئی ہے کہ نیکوں کی اولاد بد اور بعض ملعونوں کی اولاد قابل احترام ہوتی ہے جس کی زندہ مثال حضرت محمد بن ابی بکر ہیں۔   ص ۵۴

معاویہ ابوہریرہ کافر و مرتد تھے

عبارت : اب صحابہ کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے ہیں اور صحابہ بھی وہ جو کافر و مرتد تھے مثلاً معاویہ ابوہریرہ وغیرہ وغیرہ . ص ۷۹

عمر نے متعہ کیوں بند کرایا

عبارت : خدا جانے عمر نے متعہ کو کیوں بند کرایا تھا شاید اس لئے کہ متعہ کے صیغے پڑھنے میں کچھ دیر لگ جاتی ہے اور حضرت عمر بڑے جذباتی آدمی تھے وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکتے تھے۔

لہٰذا انہوں نے سوچا اتنے کون صیغے اور خطبہ پڑھتا پھرے کیوں نہ اسے ختم کر کے ایسا قانون جاری کیا جائے کہ بس کسی عورت کے پاس گیا اور جلدی جلدی جو کرنا تھا کر لیا۔ اتنا وقت کون ضائع کرے کہ صیغے پڑھتا پھرے پھر عورت سے پوچھے کہ مجھے قبول کیا کہ نہیں اتنی مصیبت کب برداشت ہوتی ہے کسی جذباتی آدمی سے ص ۸۲ - ۸۳

رسول کے فرمان کی قدر نہ کرنیوالے

ابوبکر عمر عثمان معاویہ

عبارت : علیؑ کوئی ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ وغیرہ وغیرہ نہیں ہیں کہ رسولؐ کے فرمان کی قدر نہ کریں۔

(ص ۱۰۶)

ابوبکر۔ عمر شیطان ہیں

عبارت ؛ خمینی کو شیطان لکھنے والے ملاّں ذرا شیعہ کی کتاب کلید مناظرہ کا مطالعہ کر تجھے علم ہو جائے گا کہ شیطان کون ابو بکر، عمر یا خمینی۔

(ص ۱۱)

عباراتِ منتخبہ از کتاب پردہ اٹھتا ہے

مصنف ملا شاہد زعیم فاطمی حصہ اول رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی بمبئی بازار

دور خلافت راشدہ خون ریزیوں اور سفاکیوں کا ایسا دور تھا جس کے سامنے ہلاکو و چنگیز کی وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں

عبارت ، خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے اپنی سفاکی اور ظلم و جبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ابیض شائع کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے یہ خلافت راشدہ جس نے اپنے تینوں خلیفوں کے زمانہ اقتدار میں اپنوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی عرصۂ حیات تنگ و تاز کی اس بیان کرنے کیلئے بھی ایک طویل دفتر درکار ہے ص ۵ دیباچہ

جس نظام حکومت کو خلافت راشدہ کے پر فریب نام سے تعبیر کیا جا رہا ہے وہ انسانیت کی تذلیل کا ایسا سیاہ دور تھا کہ اس کی خونریزیوں اور سفاکیوں کے سامنے چنگیز و ہلاکو کی داستانیں اور وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں۔ ص ۶ دیباچہ

عمر نے وہ اُدھم مچایا کہ غنڈے اور بدمعاش بھی ان ذلیل حرکتوں کا تصور نہیں کر سکتے

عبارت : ایک بدنہاد انسان (عمر) لکڑیاں لے کر پیغمبرؐ کی لخت جگرؓ کے مکان کو آگ لگانے پہنچا اور کس طرح اس نے اس موقع پر اُدھم مچایا کہ غنڈے اور بدمعاش بھی اس قسم کی ذلیل حرکتوں کا تصور نہیں کر سکتے لیکن با ایں ہمہ آج وہی بدقماش لوگ مسلمان قوم کے ہیرو ہیں اور لوگ ان کے نام پر بغلیں بجاتے اور نعرے لگاتے ہیں

ص ۷ دیباچہ

مسلمان قوم نسل انسانی کی بدترین قوم

عبارت : اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مسلمان قوم کی تاریخ ناسپاسی، ناشکر گزاری، احسان فراموشی اور بے مروتی کی داستانوں سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ نسل انسانی میں کسی بدترین قوم کا کردار اتنا گھناؤنا نہیں رہا کہ مسلمان قوم کا رہا ہے

ص ۱۱

خلیفہ اول دوم حضورؐ کے نام پر گلچھرے اڑانے والے اکابر مجرمین

عبارت : اور خلیفہ اول و دوم دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضورؐ کے نام پر گلچھرے اڑانے والے ان دونوں "اکابر مجرمین" کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ برابر نہیں شرماتے۔

(ص ۳۲، ۳۳)

جلیل القدر صحابہ کی بدعنوانیاں بکثرت تھیں

عبارت : اس جماعت رکانگریس ہند) کی صف اول کی قیادت کسی ایسی بدعنوانی میں ملوّث نہیں ہوئی جس قسم کی بدعنوانیوں کے تذکرے بعض جلیل القدر صحابہ کی مقدس شخصیتوں کے حالات میں بکثرت ملتے ہیں۔ خویش پروری، اقربا نوازی، جبر و استبداد، بیت المال میں تصرف بے جا، قومی خزانہ کا استحصال جنسی بے راہ روی، عیش و عشرت، جوڑ توڑ سازش و سیسہ کاری، اخلاقی حدود کی پامالی غرض یہ کہ ہر وہ برائی جسے کسی مہذب معاشرہ میں برداشت نہیں کیا جاسکتا خلافت راشدہ کے اس دور میں اس کا چلن عام تھا (ص ۲۲۔۲۳)

کتاب پردہ اٹھتا کی سرخیاں ـ ملاحظہ ہوں

خلیفہ دوم کی شراب نوشی

(ص ۲۱۱)

خلافت راشدہ کا اسلام ایک خون آشام مذہب

(ص ۱۱۲)

ابوہریرہ ایک ضمیر فروش راوی

ص ۲۷

دس جنتیوں والی جھوٹی روایت اور اس کا جھوٹا راوی عبدالرحمٰن بن عوف

(ص ۹۷)

زانی سپہ سالار خالد بن ولید

(ص ۹۵)

خلیفہ دوم کی تضاد بیانیاں

(ص ۱۰۳)

ایک اور ضمیر فروش راوی

(ص ۸۷)

شان صحابہ ایک بے معنیٰ لفظ

(ص ۱۰۴)

مغیرہ بن شعبہ ایک بدفطرت انسان

(ص ۸۹)

بخاری ایک بدنہاد محدث (ص ۱۸۴)

صحابہ سے دشمنی کا مروڑ کیوں اٹھ رہا ہے

(ص ۱۶۹)

حرامیوں کی پہچان

(ص ۱۸۷)

عبارت منقولہ از کتاب چار یار

مصنف عبدالکریم مشتاق ۔ ناشر رحمت اللہ بک ایجنسی نزد خوجہ اثنا عشری مسجد

شیعان اہلبیت کے حق میں اترنے والی آیات قرآنیہ کی من گھڑت تاویلات کی گئیں

عبارت : وہ قرآنی آیات جو حضرات اہلبیت اور شیعان اہلبیت کے حق میں نازل ہوئیں اُن کی من گھڑت تاویلیں اور خودساختہ تفاسیر مرتب کی گئیں اور بڑے محتاط طریقہ سے ان کا اجراء کیا گیا فضائل و مناقب کی احادیث کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا گیا اور بارگاہِ رسالت سے عطا شدہ القابات کو غیر مستحق افراد کے حق میں غصب کر لیا گیا صاحبان اقتدار کی شان میں جھوٹی احادیث وضع کی گئیں ۔

(ص ۱۹)

برسراقتدار طبقہ کی حضرت علیؑ کو لوگوں کی یاد سے محو کرنے کی کوشش

عبارت : برسراقتدار طبقہ کی کوشش یہی رہی کہ حضرت علیؑ اور ان کے ساتھی اصحاب کے متعلق ان دونوں امور کو لوگوں کی یاد سے محو کر دیا جائے ۔ صہ ۲۰

سیرت شیخین یہ تھی کہ احادیث پر سنسر شپ عائد کر دی جائے

عبارت : سیرت شیخین یہ تھی کہ حکومت کو چاہئے کہ احادیث رسول پر قبضہ کرے اور محض ان احادیث کی اشاعت کی اجازت دے جو حکومت کے حق میں مضر نہ ہوں اپنی مخالف احادیث کو ہر ممکن طریقے سے روکے بالکل اسی طرح جیسے آج کے زمانہ میں اخبارات پر سنسر شپ عائد کر دی جاتی ہے یا حکومت پریس کنٹرول کی تدبیریں سوچتی ہے اور ٹرسٹ بنا کر اپنی من پسند خبروں کو چھاپنے کی اجازت دیتی ہے۔ صہ ۲۳

خلفاء ثلاثہ اور معاویہ کی حکومت کا جزو مشترک مخالفت علی تھا

عبارت ، حضرت ابو بکر کا مقابلہ حضرت علی سے تھا اور حضرت عمر کے متعلق بھی حضرت علی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہا تھا اگر تیرا باپ نہ ہوتا تو کوئی بھی میری مخالفت نہ کرتا اسی طرح حضرت عثمان بن عفان اور معاویہ بن سفیان کا مقابلہ بھی حضرت علی علیہ السلام سے تھا لہذا مخالفت علیؓ ان ساری حکومتوں کا جزو مشترک ہوا۔ (صہ ۲۱ - ۲۲)

عمر نے جمہوریت کے تابوت میں کیل ٹھونک دی

عبارت : اصحاب احادیث رسول کو جمع کرنے کے حق میں تھے مگر حضرت عمر کی رائے اس کے خلاف ہوئی خود اس مسئلہ میں حضرت عمر نے

اجماع امت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ایک مہینے کے استخاروں پر عمل کیا اور ایک نہایت ضروری امر شریعت میں اپنی اکیلی رائے مسلط کر کے جمہوریت کے تابوت میں کیل ٹھونک دی۔ (صہ ۲۷)

زمانہ شیخین میں حدیث کے راوی خارجیوں کے دوست تھے

عبارت: بہرحال لگے ہاتھوں یہ بھی ثابت ہوگیا کہ زمانہ شیخین میں حدیث کے روائت کرنے والے خارجیوں کے دوست تھے اور مثل خوارج حضرت علی کے مخالف تھے صہ ۲۸

غلط اعتقاد کی اشاعت کے لئے جبر ظلم وتعدی سے کام لیا گیا

عبارت: جبکہ احادیث سے حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل ثابت ہوئے تھے لہٰذا اس غلط اعتقاد کی اشاعت نہ صرف عمدًا اور قصدًا کی گئی بلکہ طاقت جبر اور ظلم وتعدی سے اسے رواج دیا گیا یہاںتک کہ یہ عقیدہ لوگوں کے تن من میں رچ گیا صہ ۳۶

عبارات مغلظہ از کتاب صدیق اکبر فاروق اعظم مصنف عبدالکریم مشتاق

اس کتاب کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے القابات دراصل حضرت علی کے لئے تھے ابوبکر وعمر نے یہ القابات چھین کر اپنے اوپر چسپاں کرلئے جب کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں مغضوب قرار پانے ہیں

(از مرتب)

صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا خطاب دربارِ نبوت

سے حضرت علی علیہ السلام کو مرحمت ہوا

عبارت ، کتب اہل سنت والجماعت میں درج شدہ روایات سے یہ بات مکمل طور پر ثابت ہوتی ہے کہ "صدیق اکبر" کی طرح خطاب "فاروق اعظم" بھی دربارِ نبوت سے حضرت علی علیہ السلام کو مرحمت ہوا (صـ ۱۴)

تعجب ہے کہ ہمارے اہلسنت بھائی ان واضح ارشادات

پیغمبر کو نظر انداز کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام

کے مقابلے میں حضرت عمر بن الخطاب کو فاروق اعظم تسلیم کرتے ہیں صـ ۱۵

لہٰذا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ بر بنائے صحیح بخاری و صحیح مسلم و علی شرط الشیخین حضرت ابو بکر کو مغضوب رسولؐ تسلیم کرنا پڑتا ہے (صـ ۲۶)

لہٰذا ہم اس وجہ سے بھی حضرت ابو بکر کو صدیق اکبر تسلیم کرنے سے معذور ہیں کیونکہ وہ چالیس برس کی عمر میں مسلمان بنے اور قبل از اسلام ان کا نام عبد الکعبہ تھا۔ (صـ ۲۴)

اسی طرح فاروق اعظمؓ بھی وہی قرار دیا جا سکتا ہے جو حق و باطل میں امتیاز کر سکے لیکن اسلام سے قبل حضرت عمر کی زندگی باطل کی پرستش میں گذری ۔ نیز اسلام لانے کے بعد بھی اکثر واقعات ملتے ہیں کہ حضرت عمر حق و باطل میں فرق نہ کر سکے ۔

(صـ ۲۴)

عبارات منتخبہ از کتاب مقام عمر
مصنف علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی یوسف ۱۳۳ پلازہ کراچی

عمر کے بارہ میں تاریخ سچ بولتی ہے مگر مسلمان یہ سچ پسند نہیں کریں گے

عبارت : ہم نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پرکھنے کا ارادہ کیا اور جب یہ فیصلہ کیا کہ تاریخ کے تقاضے بھی پورے کرینگے تو لرز گئے کہ اسلام کی حکومت اور پھر ایسی جلیل القدر ہستی کہ جسے نوع انسانی میں بعد انبیاء ابوبکرؓ کو چھوڑ کر سب سے افضل سمجھا جاتا ہے ۔ تاریخ سچ بولتی ہے اور مسلمان یہ سچ پسند نہیں کریں گے ۔ ص ۷، ابتدائیہ

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں

عبارت : مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی جو اسلام لائے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے اور رسول اللہؐ کی صحبت اُٹھائی چاہے وہ مختصر ترین ہی رہی ہو صحابی ہوئے ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد محض اس صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں (صفحہ ۱۰)

رسولؐ اللہ کی صحبت اٹھانے والے کا قابل تقلید بن جانا مضحکہ خیز اصول ہے

عبارت : یہ اصول کہ جس کلمہ گو نے رسول اللہ کی محض تھوڑی سی

بھی صحبت اٹھائی وہ عزت کی بلندی پر پہنچ کر قابل تقلید بن گیا نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ خلاف عدل بھی ہے یہ اسی اصول کی برکت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جیسے زاہد و متقی خلیفہ کے بیٹے کسی کے استفسار پر ایک فقیہ نے کہا معاویہ کے گھوڑے کے سموں سے اٹھنے والی گرد عمر ابن عبدالعزیز سے بہتر ہے کیونکہ وہ صحابی ہیں۔ ص ۱۱

حضرت عمر سے بدگمانی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

عبارت: جہاں تک حضرت عمر کا سوال ہے تو اگر ان سے بدگمانی رکھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ آپ کے ذریعہ سے اصل دین تو بہت کم پہنچا آپ نے خود کل ستر حدیثیں روایت کیں اور دوسروں کو اشاعت حدیث سے منع فرمایا (ص ۱۲)

اشاعت حدیث سے عمر کے مفادات خطرہ میں پڑتے تھے

عبارت: احادیث کی اشاعت سے لوگوں کو روکنے کی وہ وجوہات نہیں تھیں جو روایات میں بیان کی گئی ہیں بلکہ اصل وجوہات یہ ہیں کہ عمر نہیں چاہتے تھے کہ احادیث کی عام اشاعت سے ان مفادات خطرے میں پڑیں۔ (ص ۱۴)

حضرت عمر کے نسب پر تعریض، آپ کے نسب میں ایسی باتیں ضرور تھیں کہ جن کے زبان پر آجانے سے ڈرتے تھے

عبارت: خاندان فہم کی ایک عورت نفیل (ابن عبدالعزیٰ جد عمر بن خطاب)

کے تصرف میں تھی جب نفیل کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے عمرو بن نفیل نے اپنے باپ کے بعد ان کی اس عورت کو اپنے تصرف میں لے لیا تو اس عورت سے عمرو بن نفیل کے بیٹے زید پیدا ہوئے اس طرح زید کی ماں ہی خطاب کی ماں تھیں اور یہ زید سعید بن زید بن عمر بن نفیل کے باپ تھے اسی طرح یہاں محرمات پر تصرف کی اور بھی روایات موجود ہیں کہ جس کی وجہ سے حضرت عمر اور ان کے باپ دادا کے درمیان رشتے اور بھی پیچیدہ ہو جاتے ہیں گو کہ ان تمام روایات کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تاہم آپ کے نسب میں ایسی باتیں ضرور تھیں کہ جن کے زبان پر آجانے سے ڈرتے تھے۔ صد ۲۲-۲۳

ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت عمر کے نسب میں خرابی کی وجہ سے انکی عظمت گھٹانا صحیح بات نہیں ہے

صد ۲۹

حضرت عمر کو جنگ کے موقع پر سفیر بنانے کا یہ مطلب نہیں کہ آپکو بڑی عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا

عبارت: حضرت عمر کو جنگ کے موقع پر سفیر بنانے کا یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ آپ کو بڑی عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور بڑا صاحب تدبر شخص سمجھا جاتا تھا (صد ۲۳)

خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور ان کی حسین بیوی سے زنا کیا تھا

عبارت: (حضرت عمر) خالد بن ولید کے لئے تو حضرت ابوبکر کے پیچھے

ہی پڑ گئے کہ انھیں معزول کر دیئے مگر ابو بکر انکار ہی کرتے رہے حالانکہ خالد نے بے گناہ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور اس کی حسین بیوی کے ساتھ زنا کیا تھا صد ۱۵

عراق پر فوج کشی کی کوئی شرعی وجہ نہ تھی

عبارت : معلوم ہوا کہ عراق پر فوج کشی کی کوئی شرعی وجہ نہیں تھی صد ۱۲۱

حضرت عمر کی ساری جنگیں کشور کشائی اور قوم کے فائدے کے لیئے تھیں

عبارت : حضرت عمر مصر پر لشکر کشی کے لیئے تیار نہ تھے اجازت دینے کے بعد بھی مطمئن نہ تھے . . . . . . در اصل حضرت عمر کے خوف اور بے یقینی نے یہ بات ثابت کر دی کہ ابتک ساری جنگیں کشور کشائی اور قوم کے فائدے کے لیئے کی گئیں تھیں . صد ۱۳۶

آپ کے دور خلافت میں تمام جنگیں کسی شرعی یا اخلاقی جواز کے بغیر لڑی گئیں

عبارت : ہمارے مؤرخین انہیں عجوبۂ روزگار فاتح کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمام جنگیں کسی شرعی یا اخلاقی جواز کے بغیر لڑی گئیں . صد ۱۷۶

عمر کی زندگی میں قدم قدم پر پچھتاوا ملیگا

عبارت : مگر بات صرف مقدمات کے فیصلہ کی نہیں ہے حضرت عمر

کی زندگی میں تو قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا (صہ ۱۸۳)

جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ حضرتِ عمر کا پیدا کیا ہوا تھا

عبارت، ہوا یہ کہ رسول اللہؐ کی وفات کے چند ہی برس بعد عالم اسلام اور خاص کر مدینہ میں ایک بڑا جاگیردار طبقہ پیدا ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ یہ جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ حضرت عمر کا ہی پیدا کیا ہوا تھا صہ ۲۰۷

خالد بن ولید کے چنگیزی مظالم

عبارت، سب سے بڑھ کر ظلم ڈھانے والے مثنیٰؓ اور خالد تھے مثنیٰؓ نے خود حضرت عمر کے دور کی جنگوں میں مظالم کئے (مگر خالد نے بہت کم) مگر ان سے کوئی باز پرس نہیں کی گئی خالد بن ولید کے چنگیزی مظالم گو حضرت ابوبکر کے دور کے ہیں مگر ان کو محض سرداری سے معزول کرنا انصاف کے تقاضوں کی بجائے سیاست اور مصلحت وقت کے تقاضوں کے مطابق تھا۔ مجرم مجرم رہتا ہے چاہے جرم کئے ہوئے عرصہ گذر جائے (صہ ۱۷۷)

عبارات ملتقطہ از کتاب اصحاب رسولؐ کی کہانی قرآن وحدیث کی زبانی
مصنف ابوعرفان سید عاشق حسین النقوی ناشر مکتبہ العرفان ۲/۱ صہ کالونی کراچی

اس کتاب کی سرخیاں

بعض صحابہ نے خدا و رسولؐ کے حکم سے سرکشی وگستاخی کی

صہ ۳۰

صحابہ کی شراب نوشی

(ص ۳۱)

اصحابؓ کے ہاتھوں اصحاب کی ذلت و رسوائی

(ص ۳۴)

دفن رسولؐ میں صحابہؓ کا کردار

(ص ۳۵)

حضرت عمرؓ کی بدعت

(ص ۶۲)

حضرت عمر سے عورتیں زیادہ فقیہ تھیں

(ص ۶۳)

حضرت عمرؓ کے بارے میں انتہائی شرمناک عبارت کی فوٹو

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمر کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؐ کا دوسرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمر کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصابہ فی نسب الصحابہ اور التنقیح فی نسب الصریح نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جس کا نام صنّاک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔

وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعلِ بد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ چرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوفل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوفل ضحاک کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نوفل فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کے ارادے بدل گئے اس نے ضحاک کو کافی بہلایا پھسلایا۔ لیکن وہ ٹالتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس بدفعلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوفل نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندوبست میرے ذمہ رہا۔ آخر ضحاک راضی ہو گئی تو نوفل نے ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی جھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور ضحاک سے کہا تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوفل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نوفل نے ضحاک سے بدفعلی کی۔ ضحاک نے اس بدفعلی کے ثمر کو ایک لڑکے کی شکل میں جنم دیا۔ مالک کے ڈر سے اسے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ ایک شخص اسے اٹھا لے گیا۔ پالا پوسا اس کا نام خطاب رکھا۔

خطاب جوان ہوا تو یہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتا تھا۔ اور لکڑیوں کو بازار میں فروخت کر کے گذر بسر کیا کرتا۔ ایک دن جنگل سے لکڑیاں لینے گیا تو کیا دیکھا کہ ضحاک لیٹی ہوئی ہے اور اپنی دونوں ٹانگوں کو اس نے آسمان کی طرف اٹھا رکھا ہے۔ خطاب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً چھلانگ لگائی اور ضحاک کی ٹانگوں کے درمیان پہنچ گیا۔ خطاب نے ضحاک سے جو رشتہ میں اس کی ماں ہوتی فعل بدکا ارتکاب کیا۔ تو ضحاک کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کو بھی سسروار کے ڈر سے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کو ہشام اٹھا لے گیا۔ خطاب کا ہشام کے ہاں آنا جانا تھا یہ لڑکی جب جوان ہوئی تو خطاب نے ہشام سے اس کا رشتہ مانگا تو ہشام راضی ہو گیا۔ خطاب شادی کر کے اس کو گھر لایا۔ کچھ مدت کے بعد اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام خطاب نے عمر رکھا۔ اب ماں بیٹے اور باپ کا عجیب الطرفین ہونا آپ خود ملاحظہ کریں کہ ماں بیٹے اور باپ کے کیا کیا رشتے بنتے ہیں۔

عبارات منقولہ از کتاب احتساب

مصنف: علی اکبر شاہ ۔ ناشر: ساجد نعیمی ۳۲۳ ۔ ۵ ۔ ۹ یوسف بازار

بڑے بڑے صحابہ پر منافقین کی طرح جنگ احزاب میں لرزہ طاری تھا

عبارت ، جنگ احزاب میں تو مسلمانوں پر مارے خوف کے لرزہ طاری تھا بات صرف منافقین یا عام مسلمانوں کی نہیں ہو رہی بلکہ ان بڑے صحابیوں کی بھی ہو رہی ہے جن کے ڈنکے بج رہے ہیں ۔ (صہ ۹)

حضرت عمر کا تلوار نکال کر کہنا کہ محمد مرے نہیں شدت غم کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا

عبارت ، حضرت عمر کا تلوار نکال لینا اور یہ کہنا محمد مرے نہیں ہیں اور یہ کہ اگر کسی نے ایسا کہا تو گردن مار دوں گا شدت غم کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا محض اس لئے کہ جب تک مشیر خاص حضرت ابوبکر نہ آجائیں پبلک کو یونہی الجھائے رکھو۔ (صہ ۱۵)

شیخین کے عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ دنیاوی اقتدار سے محبت تھی

عبارت ، اگر آج تاریخ کی روشنی میں صحابہ کرام کی شخصیتوں کے کمزور پہلوؤں پر گفتگو کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی گفتگو نہ کیجئے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول

اللہ اپنے قریبی ساتھیوں کو بھی نہ سدھار سکے اور ان کی تعلیمات ناکام رہیں۔

اب ہم بھی یہی بات پوچھتے ہیں کہ اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ حضرت شیخین سقیفہ بنی ساعدہ اس لئے گئے تھے کہ انصار مدینہ وہاں جمع ہو کر خلافت کا فتنہ پیدا کرنا چاہتے تھے تو انصار کا یہ انداز کتنا غلط تھا کیا رسول اللہ کی تعلیمات کا یہی اثر تھا کہ وہ اپنے محسن کی میت چھوڑ کر عام دنیا داروں کی طرح حصول اقتدار کے لئے فتنہ پر آمادہ ہو جائیں ان کے اس عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں رسول اللہ سے زیادہ دنیاوی اقتدار سے محبت تھی۔

بہر حال ہر انصاف پسند کا یہی فیصلہ ہو گا کہ جو بھی رسول اللہ کے جنازے کو چھوڑ کر اقتدار کی کوششوں میں لگا اس نے نہ تو رسول اللہ کی تعلیمات کا اثر قبول کیا اور نہ ہی اسے رسول اللہ سے محبت تھی۔ صـ ۱۶ - ۱۷

ابو بکر و عمر کی کامیاب منصوبہ بندی کے سبب محمدؐ کا محمدؐ جیسا بھائی اپنے حق سے مدتوں محروم رہا

عبارت : حضرت ابو بکر ابن ابی قحافہ اور حضرت عمر ابن خطاب یہی حضرات ہیں کہ جن کی کامیاب منصوبہ بندی کے سبب محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا محمدؐ جیسا بھائی مدتوں اپنے حق سے محروم رہا (صـ ۲۰)

حضرت عمر نے مطلق العنان بادشاہ کیطرح تمام عمر حکومت کی

عبارت ، حضرت عمر نے تمام عمر ایک مطلق العنان بادشاہ کی طرح حکومت کی ان کی سختی اور احکام دونوں ان کی جذباتی کیفیات کے تابع تھے نہ کہ اسلامی ضابطوں کے

(صـ ۲۲)

عبارت : قرآن کہتا ہے رسولؐ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو اور عمر کے مزاج کی سختی کا تقاضا یہ کہ اپنی مصلحت کو دیکھو اگر رسولؐ بخار کی حالت میں وقت آخر کچھ لکھنا چاہیں تو رکاوٹ بن جاؤ اور چیخ پکار کا ایسا ماحول پیدا کرو کہ رسولؐ بے بس ہو جائیں (ص ۲۲)

عبارت : حضرت عمر کی تو پوری زندگی درشتی کی تصویر تھی کبھی کبھی تو غیظ و غضب جنون کی سرحدوں کو چھونے لگتا۔ (ص ۲۲)

عبارت : زبان اور کوڑے کا بے دریغ استعمال کرتے تھے جس سے انبیاء کی بھی عزت محفوظ نہیں تھی کہ جن کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا تھا۔ ص ۲۳

حضرت عثمان نے وہ کیا توبہ بھلی

عبارت : حضرت عثمان کا کردار ملاحظہ ہو کہ خلافت کے لئے سیرت شیخین پر چلنے کا اقرار تو کر لیا مگر کیا وہ کہ توبہ بھلی ۔ (ص ۲۶)

سیرتِ شیخین خلاف قرآن و سنت اجتہادات

عبارت : عثمان نے سیرت شیخین پر چلنے کا اقرار تو کر لیا اور خلافت لے لی مگر سیرت شیخین کے صرف ایک پہلو کو اپنایا یعنی خلاف قرآن و سنت اجتہادات کرنے کے سلسلہ میں ان کی خوب پیروی کی ص ۲۸

کل علیؑ نے سیرت شیخین پر چلنے کا وعدہ نہ کر کے حکومت کو لات مار دی آج علیؑ کے ماننے والے کیسے مان لیں کہ شیخین کے اسلام کو مسلط کر دیا جائے۔ ملخص ص ۲۸-۲۹

قرآن و سنت کے خلاف ابو بکر و عمر کے اجتہادات کی فہرست ص ۲۹-۳۰

آج تو ہمارے ملک کے جمہوریت پسند مسلمان دھاندلی سے حکومت بنانے

والوں پر لعن طعن کرتے ہیں مگر بعد رسولؐ تابڑ توڑ دھاندلیوں کو جمہوریت کا نام دیتے ہیں اور فخر کرتے ہیں (صہ ۳۴)

رسولؐ کی جگہ پر بیٹھنے والے خلیفوں کے آگے سر جھکانے والوں کی تعداد تو زیادہ تھی مگر دراصل یہ اپنی مصلحتوں کے غلام تھے صہ ۵۳

عبارات ملتقطہ از کتاب بیعت علیؓ
مؤلف وصی خان ناشر محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر ۲

قرآن کافی کا نعرہ مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بنا

عبارت: لیکن یہ تاریخ کا افسوسناک باب ہے کہ حضرت ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری وقت رہ ہمارے لئے قرآن کافی ہے کا نعرہ بلند کر دیا گیا قرنِ اولی سے لے کر اب تک مسلمانوں کی گمراہی کا باعث مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں یہی نعرہ قرار پاتا ہے صہ ۱۷

مسلمانوں نے اپنی اغراض کے مطابق قرآن مجید کی تحریفیں کیں

عبارت: سنت سے انحراف کی بناء پر مسلمانوں نے قرآن مجید کی اپنی اغراض کے مطابق تاویلیں اور تحریفیں کیں صہ ۱۰

آہ! آہ! اس نامسعود ساعت کو جس میں حضرت ابوبکر نے خلافت حضرت عمر کے سپرد کی

عبارت: آہ! آہ! اس نامسعود ساعت کو جس میں حضرت ابوبکر نے خلافت حضرت عمر کے سپرد کی تعجب بالائے تعجب۔ انسان زندگی بھر استغناء ظاہر کرے اور چلتے وقت اس طرح دوسرے کے حوالے کر جائے کہ گویا اس کی ذاتی ملکیت یا پدری میراث ہے صہ ۲۲

اصحاب رسول کا انکار حدیث

عبارت: شاید ہی دنیا میں کسی حدیث کا اسطرح انکار کیا گیا ہو جس طرح کہ احادیث خلافت امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا انکار کیا گیا صہ ۱۸

مسلمانوں کی ایک جماعت کا بیعت کیلئے حضرت علی پر ظلم ۔ ایک جھلک

عبارت: مسلمان کی ایک جماعت نے بعد ختمی المرتبت حضرت علی علیہ السلام سے بیعت لینے کی بہت کوشش کی لیکن حضرت علی علیہ السلام آپنے گھر میں آگ لگوائی جناب محسن شکم مادر میں شہید ہوئے۔ اپنے گلے میں رسی بندھوائی لیکن بیعت نہیں کی صہ ۱۱

تاریخ اسلام کا سب سے بڑا متنازع اور اختلاف جو رسول مقبول کے زمانہ مرض میں واقع ہوا آپ وصیت کے لئے قلم اور دوات مانگتے

ہے اور حضرت عمر اور ان کے ہمنواؤں نے نہیں دیا صہ ۲۸

عبارات منتخبہ از کتاب "صرف ایک راستہ"

مصنف عبد الکریم مشتاق، ناشر رحمت اللہ بک ایجنسی موتن مارکیٹ بالمقابل نیو میمن مسجد ایم اے جناح روڈ کراچی

شریر منافقوں کی تفرقہ بازی سے بعد وفات رسول اختلافات کی آگ بھڑک اُٹھی

عبارت : امت محمدیہ میں شریر منافقوں نے تفرقہ بازی کا ایسا بیج بویا کہ جس کی وجہ سے وفات رسولؐ ہوتے ہی اختلافات کی آگ بھڑک اُٹھی اور اس دن سے آج تک باہمی اختلافات کے سلسلے میں شدید زور آزمائیاں ہوتی رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ محاسنِ تعلیمات اسلام سے مستفیض نہ ہو سکے

صہ ۲

عبارت ، آئمہ اہلبیت رسول خدا کے انبیاءؑ کے بھی امام ہیں صہ

عبارت ، خلفاء ثلاثہ کے دور کی ملکی فتوحات اور خزانے کے عطیات نے مسلمانوں میں محبت سرمایہ داری کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی صہ ۱۴۹

عبارت ، لوگ جنازہ مصطفٰے کو بے گور و کفن چھوڑ کر حصول اقتدار کی تقریروں میں منہمک ہو گئے

صہ ۲۰۸

حضرت عمر کو حضورؐ کی وفات کا کوئی غم و صدمہ نہ تھا

عبارت : بہر حال یہ بات ظاہر ہو گئی کہ انکار وفات کرنے والے شخص کو حضورؐ کی وفات کا کوئی غم و صدمہ نہ تھا کیونکہ وہ تو وفات ہی کا انکار کرتے ہے

تھے اور آنسو بہانے کی بجائے تلوار دکھا کر قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے غمِ وفات کہاں تھا؟ بلکہ مقصدِ اعلان اصل میں "اقتدار" ہی تھا۔ وہ مقصد جو انہوں نے حاصل کرلیا۔ سقیفہ میں حضرت ابوبکر کو حکومت پر قابض کردیا گیا اور ان کی بیعت سب سے پہلے اُن ہی صاحب نے کی، جنھوں نے وفاتِ رسولؐ کا انکار کیا تھا ص ۲۱۲

حضرت طلحہ و زبیر مالی منفعت کے حاصل نہ ہونے کی بناء پر حضرت علی کے خلاف ہوئے

عبارت: معاویہ کا مقصد تو پوری سلطنت کا حصول تھا ہی لیکن اب جب حضرت طلحہ و زبیر کی امیدیں بر نہ آئیں اور ان کو حضرت امیرؑ سے کوئی مالی منفعت حاصل نہ ہوسکی تو وہ حضرت علیؑ کے خلاف اپنی اپنی جستجو میں لگے ص ۲۲۱

حیاتِ رسولؐ میں ذاتی اغراض پر رکھی ہوئی تحریک نے وفاتِ رسولؐ کے بعد انقلاب پیدا کردیا

عبارت: لیکن وفاتِ رسولؐ کے بعد اس تحریک نے انقلاب پیدا کردیا۔ یہ آنحضرتؐ کی حیات ہی میں ذاتی اغراض کو مدِنظر رکھے ہوئے تھی اور ان کے قائم کردہ نظام کے خلاف نہ صرف درون پردہ بلکہ بعض اوقات ظاہراً بھی سرگرمِ عمل رہتی تھی لیکن جب اس تحریک کو کامیابی ہوئی اور اس کا اقتدار مستحکم ہوتا چلا گیا تو اسلامی و غیر اسلامی اصول اس قدر شیر و شکر ہوگئے کہ امتیاز کرنا دشوار ہوگیا۔ ص ۳۲۳

عبارت منقولہ از کتاب "آگ خشک بتول پہ"

مصنف عبد الکریم مشتاق ناشر حسن علی بک ڈپو بمبئی بازار نزد خوجہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی

عبارت ، خلافت ابو بکر ہرگز حقہ نہ تھی بلکہ اس کی بناء غضب، ظلم جور اور تشدد کی سیاست پر تھی ۔ صہ ۴۴

شاید روز محشر شیطان بھی ابو بکر و عمر کی بد اعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکلے اور اپیل رحم داخل کر دے

عبارت ، اور تمہارے شمس و قمر ایسے چڑھے کہ دینوی حکومت اور وجاہت کے حصول کی خاطر انہوں نے وہ چاند چڑھائے کہ جس سے انسانیت کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی عدالت انسانیہ کا گریبان چاک ہو گیا اور احسان فراموشی جیسے بدترین اور قابل مذمت عمل کے مرتکب ہوئے

شاید روز محشر شیطان بھی ان بد اعمالیوں کا جدول اُٹھائے میدان میں آنکلے اور اپیل رحم داخل کرے ۔ صہ ۴۸

حضرت عائشہ کی مفسدانہ باغیانہ شرانہ حرکات

عبارت ، ایسی حکم عدول خاتون کی باغیانہ مفسدانہ اور شریرانہ حرکات سے چشم پوشی کرنا گناہ عظیم تھا صہ ۷۰

خلافت ابو بکر سے ملت اسلامیہ میں ہر قسم کے فتنے نے جنم لیا

عبارت ، بلکہ وہ (جو لوگ حضرت فاطمہ کے گھر میں جمع تھے) تو ایک ایسی سازش کے بارے میں مصروف مشورہ تھے جس سے ملت

اسلامیہ میں ہر قسم کے فتنے نے جنم لیا اتحاد و قوم کا شیرازہ بکھرا۔ عدل و انصاف کے بخیئے ادھڑے، حرص و ہوس کا دور دورہ شروع ہوا، ظالم کو مظلوم کہا جانے لگا، اور غاصب کو حق دار تصور کرنے کی راہیں ہموار کرنے کی کوشش کی گئی، سنتِ رسولؐ کو پس پشت ڈال دیا گیا، قرآن و اہلبیت جیسے ثقلین کا دامن چھوڑ کر لوگ گمراہوں کے عمیق گڑھوں میں چھلانگیں مارنے لگے۔ صد ۹۷

رازواج مطہرات کو حضرت علیؓ کو منجانب رسولؐ طلاق تک دینے کا اختیار حاصل تھا (صد ۹۹)

ملک الموت نے حضرت فاطمہؓ کی روح قبض کرنے میں ہچکچاہٹ کی اللہ تعالٰی نے دستِ قدرت سے روح قبض کی

عبارت، حد تو یہ ہے کہ ملک الموت جیسی ہستی جسے کسی کے پردہ کی پرواہ نہیں ہے اس نے پردۂ خاتون جنت کا احترام کیا اور سیدہ کی روح قبض کرنے پر ہچکچاہٹ محسوس کی۔ چنانچہ روایت ہے کہ خود پروردگار عالم نے اپنے دست قدرت سے سیدہ بتولؑ کی روح منور کو قبض فرمایا صد ۱۰۹

حکومت ابوبکر کی اساس ہی غیر اخلاقیات پر تھی

عبارت، چونکہ وہ حکومت اپنی اساس ہی غیر اخلاقیات پر رکھتی تھی لہذا اسے اخلاقی ضوابط کو ملحوظ رکھنے کی کیا ضرورت تھی (صد ۸۳)

عبارات منقولہ از کتاب شمع سقیفہ

مصنف علی اکبر شاہ، شائع کردہ ساجد اکیڈمی ۳۳ - ۱۳۳۔ 3 یوسف بالمقابل پٹیل پی ایر یا کراچی

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے

منصوبے تھے اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمع رسالت کے پروانے بنے ہوئے تھے ان کے سرخیل حضرت ابوبکرؓ اور عمر بن خطاب تھے (صفحہ ۸۹)

ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو۔ یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو (صفحہ ۸۱)

ابوبکر نے صرف تخت حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل نہیں کیا بلکہ آپ کے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔

بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں (صفحہ ۹۱)

جناب ابوبکر پر حصول خلافت کے جذبات اس طرح طاری تھے کہ رسول اللہ سے تمام عمر کی یاری کے باوجود ان کے دل میں آنحضرت کی جدائی کا غم ذرا بھی جگہ نہ پا سکا اور ان کا رقیق قلب رقت پر آمادہ نہ ہو سکا۔ (صفحہ ۸۷)

ہمارے سامنے تو فوجداری کی کئی مثالیں ایسی ہیں کہ جن میں جناب ابوبکر نے اسلامی قوانین کا پاس نہیں کیا یا تو سنگین جرائم کے مرتکب کو سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے معاف کر دیا یا پھر شدت غضب سے مغلوب ہو کر سزا دینے میں حد سے بڑھ گئے۔

(صفحہ ۱۰۲)

دراصل ابوبکر کی پالیسی یہ تھی کہ مخالفین پر ایک ساتھ ہر طرف سے حملہ کر کے قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا جائے اور اتنی دہشت پھیلائی جائے کہ لوگ سراسیمہ ہو کر مخالفت سے رک جائیں (صفحہ ۱۰۸)

خالد حیرہ میں ایک سال تک پڑا رہا کیونکہ خلیفہ کی طرف سے اس کے پاس احکام نہیں تھے کہ وہ اب کیا کرے کیونکہ اس کی وحشت و بربریت اسے سکون سے نہ بیٹھنے دیتی تھی اس نے خلیفہ کے احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے

نے حملوں کا آغاز کر دیا (صفحہ ۱۲۳)

خالد کی بربریت اور سفاکی کی داستانیں سن کر تمام قبائل دہشت زدہ ہو کر رہ گئے تھے اور ان میں قوت مزاحمت بالکل نہیں رہ گئی تھی (صفحہ ۱۲۵)

حضرت ابوبکر کا کوئی نظام حکومت ہی نہیں تھا۔ وہی قدیم بدویانہ طرز

حد تو یہ ہے کہ بعض اوقات خود آپکی اپنی حیثیت بھی صفر ہو کر رہ جاتی تھی۔ (ص ۱۳

ایسا معلوم ہوتا کہ بدکلامی اور بسیار گوئی آپ (جناب ابوبکر) کی سرشت میں داخل تھی اور گالی بکنے کی عادت اتنی پختہ ہو چکی تھی کہ اسلام کی تعلیمات رسول اللہ کی صحبت (رہا ہے وہ کبھی کبھار ہی سہی) اس قبیح عادت سے ان کا پیچھا نہ چھڑا سکی (ص ۱۳۸)

ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مسلمانوں کو جناب ابوبکر کے اس کارنامے [redacted] صورت میں سامنے آنے سے رہ گئی (ص ۱۳۹)

معلوم ہوا کہ جنگ سے پہلے صلاح و مشورے کی ایک مجلس ہوتی تو جناب ابوبکر نہ کوئی معقول رائے دیتے اور نہ ہی کسی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے اگر جنگ کی نوبت آ ہی جاتی تو میدان جنگ میں بھی گوشۂ امن تلاش کرتے

ہم حیران ہیں کہ جناب ابوبکر عام لوگوں کو تو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ کتاب خدا کو کافی سمجھا جائے مگر آپ نے خود نظام حکومت سنبھالتے ہی کتاب خدا کو ایک طرف رکھ دیا اور مطلب برآری کے لئے صرف حدیث پر انحصار کیا اور ایسی حدیثوں پر کہ جن کے راوی بھی آپ خود ہی تھے اور جو قرآن کی واضح آیات کے بھی خلاف تھی (ص ۱۴۰)

خلافت کی اصلی کہانی سقیفہ بنو ساعدہ سے شروع ہوتی ہے مگر اس کی منصوبہ بندی حیات رسولؐ ہی میں کر لی گئی تھی جناب ابوبکر و عمر شاید اسلام سے وابستہ ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں جانے کیلئے ہوئے تھے صہ ۱۵۵

کتاب کا آخری پیراگراف

حضرت ابوبکر اور ان کے نامزد کردہ خلیفہ عمر کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا۔ اور یہ سفاک ابوبکر و عمر کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکر و عمر جیسے یاران رسول کر چکے ہیں رصہ ۱۵۹

عبارات منقطہ از کتاب حکومت اسلامی - اردو ترجمہ
تالیف خمینی صاحب - ناشر مکتبہ رضا ۴۷۶ فیڈرل بی ایریا کراچی

ملک مقرب یا نبی آئمہ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا

عبارت: ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا صہ ۵۴

ابوبکر و عمر نے بہت سے معاملات میں حضورؐ کی مخالفت کی

عبارت: پہلے دو خلیفاؤں نے اپنی شخصی و ظاہری زندگی میں حضور اکرمؐ کی سیرت کو اپنایا تھا اگرچہ دوسرے بہت سے معاملات میں حضورؐ کی مخالفت کی تھی صہ ۳۲

خلفاء ثلاثہ وغیرہم سے بروز قیامت سوال کیا جائیگا کہ جب تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا

عبارت : خلفاء ثلاثہ (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان) معاویہ، خلفاء بنی امیہ خلفاء بنی عباس اور جو لوگ ان کے حسب منشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ تم نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟

جب تم میں اہلیت نہیں تھی تو خلافت و حکومت پر کیوں قابض ہوئے؟

حصہ دوم ص ۹

ابوہریرہ نے بناوٹی احادیث گھڑیں

عبارت : ابوہریرہ بھی فقہاء میں سے تھے۔ لیکن خدا جانتا ہے کہ رہبر شام (امیر معاویہ) جیسے لوگوں کے لئے کتنی حدیثیں اس نے گھڑیں اور اسلام پر کتنی مصیبتیں ڈھائیں (کیونکہ یہ علماء سو میں سے تھا ص ۸۰ حصہ دوم)

صدر اسلام میں دشمنوں نے خدا اور رسولؐ کے پسندیدہ افراد کے ہاتھ حکومت نہیں آنے دی

عبارت : صدر اسلام میں بھی دشمنوں نے حکومت ایسے افراد کے ہاتھ میں نہیں آنے دی جن سے خدا اور رسولؐ خوش تھے۔ ص ۵۳ حصہ دوم

خلفاء ثلاثہ (ابوبکر و عمر عثمان) کیلئے (معاذ اللہ) لعنہم اللہ

عبارت : دشمنان آل محمد و بنی امیہ لعنہم اللہ نے حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد اسلامی حکومت حضرت علی کے ہاتھوں میں نہیں دی ص ۲۴

عبارات ماخوذ از کتاب کشف الاسرار ۔ مؤلف خمینی صاحب۔

اصحاب رسول کے بارہ میں خمینی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیلئے امام کا (یعنی حضرت علی کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے اندر امامت وخلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت وریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور جیکا رکھا تھا جو اسی مقصد کیلئے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس حیلے اور جس بیرایہ سے ان کا مقصد (یعنی حکومت واقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔ کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴

○ خمینی صاحب مخالفتہائے ابوبکر بالنص قرآن کا باب قائم کر کے لکھتے ہیں۔

"اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت وولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابوبکر وعمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی (خمینی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ خیال اور یہ خوش گمانی غلط ہے ہم انکی چند مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ ابوبکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے صریح احکام کے خلاف کام اور فیصلے کئے اور عام مسلمانوں نے انکو قبول بھی کر لیا کسی نے مخالفت نہیں کی۔" کشف الاسرار ص ۱۱۵

○ خمینی صاحب نے صـ ۱۱۴ پر مخالفت عمر با قرآن خدا کا باب قائم کرکے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروق اعظم کی شان میں انکے آخری الفاظ یہ

ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است با آیاتے از قرآن کریم۔ کشف الاسرار صـ ۱۱۹

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے

عبارات مغلظہ از کتاب، کلید مناظرہ
مؤلف مولوی برکت علی شاہ وزیر آبادی (پنجاب)
ناشر شیخ سرفراز علی اینڈ سنز کشمیری بازار (لاہور)

۱۔ ابوبکرؓ بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ (حالات ہجرت صـ ۱۲۲)

۲۔ (عائشہؓ و حفصہؓ) جبلی طور پر عیار، کینہ ور اور ٹیڑھے دل والی تھیں (صـ ۳۱۹)

۳۔ ابوبکرؓ اور شیطان کا ایمان مساوی ہے (حالات ابوبکرؓ صـ ۱۰۸)

۴۔ ثلاثہ مسلمان نہ تھے (دعویٰ ہبہ فدک صـ ۱۴۶)، (صـ ۲۱۱)

۵۔ ثلاثہ بت پرست تھے (۱۳۵)

۶۔ عمرؓ تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا.... عمرؓ نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی.... عمرؓ بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتے تھے.... ثلاثہ نے تمام عمر ختنہ نہیں کرایا (باب خلافت ابوبکرؓ صـ ۱۳۶)

۷۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور عین ارتداد ہے (صـ ۱۷۲)

۸۔ ابوبکرؓ کو خلافت ایک وارہ میں ملی جہاں رذیلے اور بدمعاش لوگ بھنگ، چرس، چنڈو اور شراب پیتے تھے۔ اور عمرؓ کو خلافت پاخانہ میں ملی (صـ ۱۷۴)

۹۔ فحش اور گندی گالیاں دینا ابوبکرؓ کی عادت میں داخل تھا (صـ ۱۷۸)

۱۰۔ ایسے پاک نفوس (اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہ) پر ایک لمحہ میں ہزار دفعہ ......، بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (صہ۲۱)

۱۱۔ حضرات ثلاثہ آنحضرت صلعم کے مار آستین تھے (صہ ۲۱۷)

۱۲۔ دیانت، امانت (عمر رضی اللہ عنہ) کے دل سے اسطرح غائب تھی جس طرح گدھے کے سر سے سینگ۔ احکام شریعت اس کے عہد خلافت میں ایک فٹ بال کیطرح تھے جس کو ٹھوکروں سے جدھر چاہتے لے جاتا۔ صہ۲۲۴

۱۴۔ قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر قسمیں کھانا اور پھر بدل جانا (عثمان رضی اللہ عنہ) کی عادت میں داخل تھا۔ (۳۰۵)

۱۶۔ معاویہ رضی اللہ عنہ ولد الزنا تھا۔ (صہ۲۲۸)

۱۷۔ اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہ کفر میں پیدا ہوئے، کفر میں پرورش پائی اور کفر میں فوت ہوئے (صہ۲۳)

۱۸۔ رسول پاک صلعم کے سوا تمام انبیاء اور ملائکہ آپ رضی اللہ عنہ (علی رضی اللہ عنہ) کے آستانہ عالیہ کے ادنیٰ غلام ہیں (صہ۳۵)

۱۹۔ امام بخاری رح کو خدا اور رسول صلعم کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے (صہ۱۶۲)

بقیہ: احتجاج طبرسی

تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا کا سارا عمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ عمر نے کہا پھر کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ زید نے کہا کہ حیلہ تم زیادہ جانتے ہو۔ پس عمر نے کہا کہ اس کے سوا اور کیا حیلہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں اور اس سے آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعہ علی کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر قادر نہ ہو سکا۔ احتجاج طبرسی صہ۵۶-۱۵۵

عبارت منتخبہ از کتاب قول مقبول فی وحدۃ بنت رسولؐ

مصنف غلام حسین نجفی ۔ جامعہ المنتظر ایچ بلاک ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

ابوبکر صدیق و عقیل بن ابی طالب پہلے درجہ کے پھکڑ باز تھے ۔ (صہ ۳۰۷)

خالد سیف اللہ کی دادی حضرت عثمانؓ کی والدہ اروی بنت کریز نے حمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملوایا صہ ۳۰۸

(نوٹ) واضح ہو کہ حضرت عثمانؓ کی والدہ آنحضرتؐ کی پھوپھی زاد بہن تھی ۔ از مرتب

جناب معاویہؓ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کے فرزند تھے ۔ صہ ۳۱۰

(نوٹ) واضح ہو کہ حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ حضرت امِ حبیبہ کو آنحضرتؐ کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ از مرتب

عمر کا دامادِ علیؓ اور عثمانؓ کا دامادِ نبیؐ ہونا سفید جھوٹ ہے

جناب عثمان ذوالنورین نے اپنی بیوی امِ کلثومؓ کی موت کے بعد ان کے مردہ کے ساتھ ہمبستری کر کے نبی کریمؐ کو اذیت پہنچائی ۔

(صہ ۴۲۰)

عبارات منتشرہ از کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم

تالیف غلام حسین نجفی ، مہتمم مدرسہ شیعہ تبلیغی مدرسہ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ابوبکر اور شیطان کا ایمان برابر ہے صفحہ ۱۸۳

جناب عمر جہنم کا تالا ہے (اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا) صفحہ ۴۲

جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے سے ہمبستری کرتا تھا صفحہ ۴۲

جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھر میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا جو کہ قرآن حکیم کی مخالفت ہے صفحہ ۴۲

جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہتے صفحہ ۴۳

جناب عمر کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے صفحہ ۴۳

جناب عائشہ اور حفصہ زوجہ نوح اور لوط کے ہم مرتبہ تھیں صفحہ

جس طرح جناب نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں صفحہ ۲۱

عبارت منقولہ از کتاب حق الیقین

تالیف: علامہ مجلسی، مطبوعہ ایران

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں

آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند

حق الیقین ص ۵۲۲

ترجمہ:۔ حضرت علی بن حسین سے انکے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا۔ کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر

ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

مفضل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان دراین آیہ چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر و عمر است

حق الیقین ص ۳۷۸

ترجمہ:۔ مفضل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر۔

ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق میں

امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جسکی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے پناہ مانگتے ہیں۔ اس کنویں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ نمرود و فرعون، اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری ہوگا اور چھ

آدمی اس امت سے ہونگے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمانؓ۔ معاویہ خوارج کا سربراہ اور ابن ملجم۔
حق الیقین صـ۵۲۲

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علیؓ آتے ہیں کہ ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہوگئی میں نے شیطان سے کہا تو عجب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المومنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی .... کہ الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے۔ جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ .... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لیکر اول دوم سوم چہارم پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں لے پہنچا ....
وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی زنجیریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھتا کہ یہ .... ابوبکر و عمر ہیں۔
حق الیقین صـ۵۲۹

ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا

○ امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں .... جب وہ مدینہ میں وارد ہونگے تو ان سے

ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا...... وہ یہ کہ..... حضرت ابوبکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دیجائے گی...... پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرتِ الٰہی زندہ کیا جائے گا...... اور پھر انکو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دیگی۔ آپکے شاگرد مفضل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیلئے آخری عذاب ہوگا...... حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ایک دن رات میں انکو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور زندہ کیا جائے گا۔

حق الیقین صہ ۴۶-۴۵-۳۴

عبارات از تفسیر قرآن مجید مترجم حافظ فرمان علی

ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز اردو بازار لاہور، چاند کمپنی، بیر ابراہیم ٹرسٹ کراچی ۵

یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے

صہ ۴۱۷ سورۃ الحجر آیت ۹

اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے

صہ ۳۶۵ سورۃ ہود آیت ۹

صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے

صہ ۶۷۳ سورۃ احزاب آیت ۳۴

کچھ اصحابؓ ایسے بھی تھے جو رسول اللہ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم رہے

صـ ۲۹۷ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰

بیعت رضوان میں شامل تمام صحابہؓ سے خدا ہمیشہ کیلئے راضی نہیں ہوا

صـ ۸۱۸ سورہ فتح آیت نمبر ۱۸

حضرت علی کا فرمان۔ منافقین نے ایک آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے زیادہ ساقط کر دیا

○ صاحب احتجاج طبرسی نے حضرت علی کا ایک زندیق کے ساتھ طویل مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق حضرت علی پر ایک اعتراض کرتا ہے کہ آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء ..... الآیۃ میں شرط و جزاء کے درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے جو شرط و جزاء میں ہونا چاہیئے۔

اسکا جواب حضرت علیؓ کی زبان سے یہ نقل کیا گیا ہے

هو مما قدمت ذکره من اسقاط المنافقين من القرآن وبين القول في اليتامى وبين نكاح النساء من الخطاب والقصص اكثر من ثلث القرآن۔

ترجمہ: دیدیا اسی قبیل سے ہے جسکا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں. یعنی منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے) ان خفتم فی الیتامیٰ اور فانکحوا ما طاب لکم من النساء کے درمیان ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھا (جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے) اسمیں خطاب تھا اور قصص تھے

احتجاج طبرسی ص ۲۵۴

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرأت وطاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے

اصول کافی ص ۱۷۸ ج ۱ مطبوعہ تہران

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

○ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے اسمیں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں

اصول کافی ص ۶۳۴ ج ۲

(موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے

○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن

جمع کیا ہے جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور انکے بعد ائمہ علیہ السلام نے اسکو محفوظ رکھا

اصول کافی ص ۲۲۸ ج ۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہونگے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالینگے جسکو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اسکو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق جسطرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ میں نے اسکو لوحین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اسمیں پورا قرآن موجود ہے۔ ہمیں تمہارے جمع کیے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم اب آج کے بعد تم اسکو دیکھ بھی نہ سکو گے۔

اصول کافی ص ۶۳۳ ج ۲

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اس کو مہاجرین و انصار کے سامنے پیش کیا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وصیت فرمائی تھی۔ پس جب ابو بکر نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا۔ پس عمر اچھل پڑے اور کہا کہ اے علی اسکو لے جاؤ ہمیں اسکی کوئی حاجت نہیں۔ پھر ان لوگوں نے زید بن ثابت کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عمر نے کہا بے شک علی قرآن لائے تھے اور اسمیں مہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اسطرح سے تالیف کریں کہ مہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں ہیں انہیں ساقط کر دیں۔ زید نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جسطرح تم لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر علی نے اپنے

باقی صہ ۴۲ پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی روایات کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے

○ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب (یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنا) میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ :۔ بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا تو پہلے ذکر کیا جاچکا ہے اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ (ہمارے جلیل القدر محدث) سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے۔ اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا دعوائی کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں بصراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

فصل الخطاب صـ ۲۲۷

اس کفر کیخلاف آواز بلند کرنیوالوں کیلئے

جو حضرات اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے کے بعد پاکستانی رشدیوں کے خلاف قانونی یا تبلیغی کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

انشاء اللہ آپ سے بھرپور تعاون کیا جائے گا

اسی طرح جو حضرات حوالہ جات اصل کتب سے دیکھنے یا دیگر شکوک وشبہات کا کافی ووافی جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی رابطہ فرما سکتے ہیں۔

پتہ

پروانۂ صحابہؓ و خادم مذہب اہلسنت

محمد اعظم طارق

خطیب جامعہ صدیق اکبرؓ متصل محمدی (ناگن) چورنگی نارتھ کراچی

یکے از مطبوعات

انجمن سپاہ صحابہؓ کراچی پاکستان